

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّيْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يَا عِيسٰى اِنِّیْ مُتَوَفِّیْكَ وَرَاْفِعْكَ اِلَیَّ وَمُطَهِّرْكَ مِنَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا
وَجَاعِلٌ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اِلَیَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (ال عمران - ۵۶)

جب اللہ نے کہا اے عیسیٰ! یقیناً میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور اپنی طرف تیرا رفع کر نیوالا ہوں اور تجھے ان لوگوں سے نھار کر الگ کر نیوالا ہوں جو کافر ہوئے، اور ان لوگوں کو جنہوں نے تیری پیروی کی ہے ان لوگوں پر جنہوں نے انکار کیا ہے قیامت کے دن تک بالادست کر نیوالا ہوں۔

اموی اور قادیانی بلائے دمشقوں میں مماثلت

خلافت یا؟؟؟ کے پاکیزہ قدموں کی خاک سید منظور احمد صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

مورخہ ۲۴ جون ۲۰۱۵ء کو آپ کا ایک مسودہ مجھے موصول ہو گیا ہے۔ آج کل ہم سب رمضان المبارک میں داخل ہیں اور اس ماہ مبارک میں خاکسار کی مصروفیات میں زیادہ تر قرآن کریم کا مطالعہ شامل ہوتا ہے۔ میں نے آپ کے مسودے کے چند ابتدائی صفحات اور چند آخری صفحات دیکھے ہیں۔ لیکن پورا مسودہ خاکسار انشاء اللہ تعالیٰ ماہ رمضان کے بعد پڑھے گا۔ اور اگر کوئی جواب طلب بات ہوئی تو میں اس کا جواب بھی لکھوں گا۔ ختم نبوت والے ایک صدی سے ایسی خوابیں دیکھتے چلے آ رہے ہیں کہ ایک سفید پگڑی والا شخص نبوت کا دعویٰ کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ یعنی کرسی پر (نعوذ باللہ) بیٹھنے اور قبضہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور آجکل مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے دیوانے اور قادیانی خود ساختہ خلافت کے عاشق بھی تعصب میں اندھے ہو کر اسی قسم کی نفسانی خوابیں ایک کالی ٹوپی والے شخص کے متعلق دیکھ رہے ہیں۔ جس طرح سفید پگڑی والے شخص کے حوالہ سے ختم نبوت والوں کی خوابیں صرف نفسانی خوابیں تھیں اور ہیں۔ اسی طرح کالی ٹوپی والے شخص کے حوالہ سے ختم تجدید کے قادیانی عاشقوں کی خوابیں بھی محض انکی ذہنی اور نفس کی عکاس ہیں۔

سید منظور احمد صاحب۔ آپ کو بھی علم ہوگا اور سارا عالم اسلام بھی اس حقیقت سے آگاہ ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ کا بڑا بیٹا یزید نہ صرف ظالم تھا بلکہ بدکار بھی تھا۔ تاریخ اسلام سے پتہ ملتا ہے کہ اموی خلافت کی گدی پر بیٹھنے سے پہلے وہ خانہ کعبہ کی چھت پر بیٹھ کر شراب نوشی کیا کرتا تھا۔ حضرت مرزا صاحبؒ نے بھی اُسے یزید پلید لکھا ہے۔ حضرت امیر معاویہؓ کی وفات کے بعد آپکی وصیت کے مطابق آپ کا یہ بیٹا اسلامی مملکت کا سربراہ بنا تھا۔ ساری اُمت مسلمہ آپکی مطیع تھی۔ اُمت نہ صرف یزید کو خلیفۃ الرسول مانتی تھی بلکہ آپکی حکومت کو بھی خلافت اسلامیہ تسلیم کرتی تھی۔ یزید کے زمانے میں بھی آپکی طرح اُسکی خلافت کے کئی شیدائی اور عاشق ہو کر تے تھے۔ حضرت امام حسینؑ نے اس ظالم اور بدکار خلیفہ کی بیعت نہیں کی تھی اور پھر نیتجتاً اس نام نہاد اور پلید خلیفہ کے آپ ایسے کئی عاشقوں نے اپنے خلیفہ کی عقیدت کے جوش میں حضرت امام عالی مقام اور آپ کے تقریباً سبھی ساتھیوں کو میدان کر بلا میں تیغ کر دیا تھا۔۔۔۔۔

قتل حسین اصل میں مرگ یزید تھا اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کر بلا کے بعد

آپ کو واضح رہے کہ یزید بھی اپنے آپ کو خلیفۃ الرسول کہلواتا تھا اور اپنی آمرانہ حکومت کو خلافت کا نام دیتا تھا۔ بظاہر وہ بھی انہی محمدی

خلفائے راشدین کا تسلسل تھا جن کا سلسلہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پاک وجود سے شروع ہوا تھا۔ سید منظور احمد صاحب۔ جس یزید کو پوری امت مسلمہ خلیفۃ الرسول مانتی تھی بلکہ اُسکی حکومت کو خلافت اسلامیہ بھی تسلیم کرتی تھی۔ **میرا آپ سے سوال ہے کہ کیا وہ یزید محمدی خلیفہ راشد تھا؟؟؟** آپ یقیناً نفی میں جواب دیں گے۔ وہ خلیفہ نہیں تھا بلکہ صرف اپنی حکومت کو مستحکم، مضبوط، دوام دینے اور ہرلعزیز بنانے کیلئے وہ اپنے متعلق بادشاہ کی بجائے خلیفہ کا لفظ استعمال کرتا تھا اور اپنی حکومت کو بادشاہت کی بجائے خلافت کہتا تھا۔ مختصراً عرض ہے کہ خلیفہ کہلوانے سے کوئی مذہبی امر خلیفہ نہیں ہو جایا کرتا اور نہ ہی اُسکی آمرانہ حکومت خلافت بن جایا کرتی ہے۔ آپ کے قمر الانبیاء جناب مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی اس حقیقت کی تصدیق اپنے رسالہ **اسلامی خلافت کا صحیح نظریہ** کے صفحہ ۳۲ [الغلام۔ ڈاٹ کم۔ نیوز نمبر ۲۷] پر فرمائی ہوئی ہے۔ جو خلفاء ہوا کرتے ہیں اُنکے رویے اور اُنکے طرز عمل اُنکے خلیفہ ہونے کی تصدیق کیا کرتے ہیں اور انہیں یہ راگ الاپنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہوا کرتی کہ خلیفہ خدا بناتا ہے۔ جیسا کہ چاروں محمدی خلفائے راشدینؓ، عمر بن عبدالعزیزؓ اور احمدی خلیفہ راشد حضرت مولوی نور الدینؓ کے رویوں اور طرز عمل سے ہمیں پتہ ملتا ہے۔۔۔ حکم وعدل حضرت مرزا غلام احمد اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں:-

”سو خدا تعالیٰ نے اسی عام قاعدہ کے موافق اس قصبہ قادیان کو دمشق سے تشبیہ دی اور اس بارہ میں قادیان کی نسبت مجھے یہ بھی الہام ہوا کہ **أُخْرِجَ مِنْهُ الَّذِينَ يَدِينُونَ** یعنی اس میں یزیدی لوگ پیدا کئے گئے ہیں“ (تذکرہ، صفحہ ۱۲۱۔ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۳۸ حاشیہ)

سید منظور احمد صاحب۔ آپ اپنے مسودہ کے آخر پر لکھتے ہیں:-۔۔۔ ”یہ بات لکھتے ہوئے میرے جسم کا ہر رگ و ریشہ گواہ ہے اس بات کا کہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے سادہ مگر پُر از غیرت محبت رکھتا تھا، پھر جب عبدالغفار جنبہ صاحب کے آپ کے خلاف سوالات کے جوابات اور حقیقت حق کیلئے دعا کی، اُسکے بعد ہر روز دل تھا کہ عشق کے غسلِ مصفیٰ میں لبریز ہوتا چلا گیا۔۔۔“

آپکے مذکورہ بالا الفاظ سے پتہ ملتا ہے کہ اگر قادیانی خلافت سے عشق میں آپکے دل و دماغ میں پہلے کچھ تھوڑی بہت کمی تھی تو اب خاکسار کے دعویٰ کے بعد نہ صرف وہ کمی دور ہو گئی ہے بلکہ اب آپ بھی خلیفہ ثانی صاحب اور اُنکے جانشینوں کے سچے اور پکے عاشق بن چکے ہیں۔ تقریباً تمام قادیانی جانتے ہیں اور اب آپ کو بھی علم ہو گیا ہوگا کہ خاکسار پر اپریل ۱۹۹۳ء سے اپنے دعویٰ موعود کی غلام مسیح الزماں کے حوالہ سے اپنے دو عدد سوالات کیساتھ آپکے قادیانی خلفاء اور علماء کے آگے میدان میں کھڑا ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔

(۱) قرآن مجید کی تصدیقی مہر کیساتھ زکی غلام مسیح الزماں سے متعلق مبشر الہامات کی روشنی میں حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی نرینہ اولاد پیشگوئی مصلح موعود کے دائرہ بشارت میں ہی نہیں آتی لہذا حضورؐ کے کسی بھی جسمانی بیٹے کا دعویٰ مصلح موعود قطعاً غلط ہے۔

(۲) نیکی کا یہ اعلیٰ ترین تصور (Virtue is God) زکی غلام یعنی مصلح موعود کی صداقت کا الہامی، علمی اور قطعی ثبوت ہے اور اسے کوئی بھی باشعور اور صالح فطرت انسان جھٹلا نہیں سکتا۔

خاکسار کے مذکورہ بالا دونوں سوالوں کے حوالہ سے آپکے خلیفے اور علماء خاکسار کا سامنا کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ آپ کے مسودہ میں جواب

طلب باتوں کا (اگر کوئی ہوئی) جواب تو میں انشاء اللہ تعالیٰ بعد میں دوں گا لیکن سردست آپکی خدمت میں یہ گزارش ہے کہ متنازعہ امور کے فیصلہ کیلئے اللہ تعالیٰ مومنوں کو ہدایت فرماتا ہے۔ ”فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا“ (النساء: ۶۰) اے مسلمانو! اگر کسی بات میں تم میں باہم نزاع واقع ہو تو اس امر کو فیصلہ کیلئے اللہ اور رسول کے حوالہ کرو اگر تم اللہ اور آخری دن پر ایمان لاتے ہو تو یہی کرو کہ یہی بہتر اور احسن تاویل ہے۔

سید منظور احمد صاحب:۔ آپ بھی اور جماعت احمدیہ قادیان بھی یہ یقین اور ایمان رکھتی ہے کہ (۱) ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے مطابق جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مصلح موعود تھے۔ (۲) آپ یہ بھی یقین رکھتے ہیں کہ حضرت امام مہدی مسیح موعود کے وصال کے بعد رسالہ الوصیت کے مطابق جاری ہونیوالی انتخابی خلافت نہ صرف کہ خلافت راشدہ ہے بلکہ یہی قدرت ثانیہ بھی ہے۔ حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ نہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب مصلح موعود تھے اور نہ ہی انتخابی خلافت قدرت ثانیہ ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول کی رحلت تک احمدی خلافت ضرور راشدہ تھی لیکن بعد ازاں جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے احمدی خلافت راشدہ کی صف لپیٹ کر اسے اپنی خاندانی گدی یعنی بلائے دمشق میں بدل ڈالا۔ خلافت کے نام پر جس کا سلسلہ ہنوز جاری و ساری ہے۔

سید منظور احمد صاحب:۔ خاکسار (۱) پیشگوئی مصلح موعود (۲) قدرت ثانیہ کی حقیقت (۳) خلافت کی حقیقت (۴) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثم مسکت سے کیا مراد تھی؟ کے چار موضوعات پر مناظرہ اور مباحلہ کیلئے آپ کو اور آپکی جماعت کو میدان میں بلاتا ہے۔ آپ میرے بالمقابل اپنے خلیفہ صاحب کو میدان میں نکالیں یا خلیفہ صاحب کی نمائندگی میں قادیانی علماء کی ایک ٹیم کیساتھ آپ علمی گفتگو کیلئے خود میدان میں نکلیں تاکہ مذکورہ بالا چاروں اختلافی موضوعات میں ہمارا اور آپ کا حق اور سچ کے مطابق فیصلہ ہو جائے۔ اس وقت آپ کی جماعت کا ہیڈ کوارٹر برطانیہ کے بین الاقوامی شہر لندن میں ہے اور خاکسار بھی اس وقت جرمنی کے ایک انتہائی شمالی اور ساحلی شہر کیل میں رہائش پذیر ہے۔ ہمارا یہ علمی مناظرہ (debate) جرمنی یا برطانیہ میں کہیں بھی منعقد ہو سکتا ہے۔

(۱) بحث کے دوران آپ اور آپکی جماعت احمدیہ قادیان کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب تھے۔ برخلاف اسکے ہم پر فرض ہوگا کہ ہم یہ ثابت کر کے دکھائیں کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی کے مصداق ہرگز نہیں تھے بلکہ مصلح یعنی مثیل مبارک احمد تو حضور کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہی نہیں ہوا تھا۔

(۲) آپ کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ حضرت امام مہدی مسیح موعود کی وفات کے بعد جو انتخابی خلافت کا سلسلہ شروع ہوا تھا یہی قدرت ثانیہ ہے۔ ہم پر فرض ہوگا کہ ہم یہ ثابت کر کے دکھائیں کہ حضور کی وفات کے بعد شروع ہونے والی انتخابی خلافت قطعاً قدرت ثانیہ نہیں تھی بلکہ احمدی قدرت ثانیہ کا پہلا مظہر تو موعود کی غلام مسیح الزماں ہے جسے محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے مصلح موعود کا لقب دیا تھا۔

(۳) خلافت کے نام پر جس قیادت کا سلسلہ ۱۹۱۳ء سے آج تک جماعت احمدیہ قادیان میں جاری ہے۔ آپ کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ یہ خلافت راشدہ ہے۔ برخلاف اسکے ہم یہ ثابت کر کے دکھائیں گے کہ یہ وہ بلائے دمشق ہے جس کی حضرت امام مہدی مسیح موعود کو مورخہ ۱۹

اپریل ۱۹۰۷ء کو الہاماً خبر بخشش گئی تھی کہ۔۔۔ ”بلائے دمشق“ (تذکرہ۔ چوتھا ایڈیشن۔ صفحہ۔ ۶۰۳)

(۴) آنحضرت ﷺ کی حدیث جس کے آخر پر آپ ﷺ خاموش (ثُمَّ سَكَتَ) ہو جاتے ہیں۔ آپ کو یہ ثابت کرنا ہوگا کہ آنحضرت ﷺ کی خاموشی سے مراد یہ تھی کہ حضرت امام مہدی مسیح موعود کی بعثت کے بعد شروع ہونیوالی انتخابی خلافت راشدہ کا سلسلہ قیامت تک دائمی ہوگا۔ ہم آپ کو یہ ثابت کر کے دکھائیں گے کہ آنحضرت ﷺ کی ثَمَّ سَكَتَ سے مراد یہ تھی کہ کچھ وقت کے بعد احمدی خلافت راشدہ کی صف لپیٹ کر پھر ملوکیت قائم ہو جائے گی۔ ہم دونوں فریقوں کو اپنے دلائل (۱) قرآن کریم (۲) احادیث صحیحہ (۳) حضرت حکم و عدلؑ کا الہامی کلام (۴) حضرت حکم و عدلؑ کی تحریرات میں سے دینے ہونگے۔ سید منظور احمد صاحب!! ہماری یہ علمی بحث (debate) ان قواعد و ضوابط کے مطابق ہوگی۔

(۱) یہ علمی بحث و مباحثہ بند کمرے (indoor) میں نہیں ہوگا بلکہ یہ ایک کھلا (open) بحث و مباحثہ ہوگا اور عام احمدیوں اور غیر احمدیوں کو اس علمی بحث و مباحثہ کے سننے کا حق ہوگا۔

(۲) جماعت احمدیہ قادیان کا ایم ٹی اے چینل کسی کی ذاتی جاگیر نہیں ہے۔ یہ احمدیوں کے چندوں پر چلایا جا رہا ہے۔ لہذا تمام احمدیوں کا حق ہے کہ اس علمی بحث و مباحثہ کو برائے راست ایم ٹی اے پر دکھایا جائے تاکہ انہیں سچ اور جھوٹ کا علم ہو جائے۔ علاوہ اسکے بین الاقوامی میڈیا کو بھی اجازت ہوگی کہ وہ اس علمی بحث و مباحثہ کی کوریج (coverage) کر کے اسے بین الاقوامی طور پر نشر کرے۔

(۳) کامل فتح اور شکست تک یہ بحث و مباحثہ جاری رہے گا اور جو فریق بھی درمیان میں بھاگے گا۔ اُس کا بھاگنا اُسکی شکست تصور ہوگا۔

(۴) دونوں فریقوں کی باہمی مشاورت سے ایک متفقہ جیوری (jury) کو تشکیل دیا جائے گا جو پانچ یا سات منصفین (judges) پر مشتمل ہوگی۔

(۵) جیوری کے فیصلے کے مطابق جو فریق مذکورہ موضوعات میں شکست کھا گیا تو اُسکی یہ شکست اُسکی جماعت کی شکست ہوگی۔

سید منظور احمد صاحب!! خاکسار قادیانی جماعت احمدیہ کے خلیفہ جناب مرزا مسرور احمد صاحب اور انکے علماء کیساتھ یہ علمی بحث و مباحثہ باہمی رضامندی کے بعد کسی بھی وقت اور کسی بھی جگہ کرنے کیلئے تیار ہے۔ قادیانی جماعت احمدیہ کا دعویٰ ہے کہ وہ دلائل کی دنیا میں ناقابل شکست ہیں۔ اگر آپ کا واقعتاً دعویٰ ہے اور آپ اس دعویٰ پر قائم ہیں تو میں آپ کو اس علمی بحث و مباحثہ کیلئے میدان میں بلاتا ہوں۔ حضرت امام مہدی مسیح موعودؑ نے ۱۸۸۰ء میں ایک اشتہار کے ذریعہ مخالفین اسلام کو یہ چیلنج دیا تھا کہ اگر کوئی مخالف آپکی کتاب براہین احمدیہ میں حقیقت فرقان مجید اور صدق رسالت حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کے سلسلے میں درج آپکے دلائل کو نمبر وار توڑ دے تو آپ اپنی جائیداد قیمتی دس ہزار روپیہ پر اسے قبض و دخل دے دیں گے۔ واضح رہے کہ جو جائیداد ۱۸۸۰ء میں دس ہزار کی تھی آجکل کے حساب سے وہ کم از کم دس کروڑ روپے کی بنتی ہے۔ سید منظور احمد صاحب! اگر مذکورہ بالا چاروں موضوعات میں قادیانی جماعت احمدیہ نے اپنا موقف سچا ثابت کر دیا تو ہم حضرت مرزا غلام احمد ﷺ کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے قادیانی جماعت احمدیہ کی خدمت میں دس (۱۰) لاکھ امریکی ڈالر بطور انعام

پیش کریں گے۔ وَأَنَابِهِ ذَعِيمٌ۔ اور میں اس (انعام) کا ذمہ دار ہوں۔ سید منظور احمد صاحب! قادیانی جماعت احمدیہ کا خلیفہ، علماء اور ہر وہ قادیانی جس کے پاس قادیانی جماعت کی نمائندگی کا مختار نامہ (attorney) ہو کیا ہمارے ساتھ حق اور سچ کی حقیقت جاننے کیلئے اس علمی گفتگو کیلئے تیار ہے؟ اگر آپ تیار ہیں تو ہم آپ کی طرف سے ہاں کے منتظر ہیں۔ اگر آپ کا خلیفہ صاحب اور آپ کے قادیانی علماء اس علمی بحث و مباحثہ کیلئے میدان میں آنے کیلئے تیار نہ ہوں اور آپ انفرادی رنگ میں اپنے طور پر یہ علمی بحث و مباحثہ کرنا چاہیں تو بھی ہم اس کیلئے تیار ہیں۔ لیکن اس کیلئے شرط یہ ہوگی کہ آپ کے پاس آپ کے خلیفہ صاحب کی طرف سے منظور شدہ قادیانی جماعت کی نمائندگی کا مختار نامہ ہونا چاہیے۔ جماعت احمدیہ اصلاح پسند کی طرف سے آپ کے کزن سید مولود احمد صاحب اکیلے ہی آپ کیساتھ یہ علمی بحث و مباحثہ کریں گے۔ اگر آپ تیار ہوں تو ہم آپ کی طرف سے ہاں کے منتظر رہیں گے۔ سید منظور احمد صاحب!! اتنی بڑی انعامی رقم کی پیشکش کے باوجود بھی اگر آپ ایسا عاشق اور پُر از غیرت محبت کا دعویٰ دار، آپ کی قادیانی جماعت احمدیہ اور آپ کے علماء وغیرہ ہمارے ساتھ مناظرہ اور مباحثہ کیلئے میدان میں نہیں آتے تو پھر اس سے قطعی طور پر درج ذیل تین باتیں ثابت ہو جائیں گی۔۔۔

(۱) جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر ایک جھوٹا دعویٰ تھا اور وہ اس جھوٹے دعوے کی بنا پر (خلیفۃ المسیح الثانی اور مصلح موعود ہونے کی بجائے) ایک مفتری علی اللہ تھے۔

(۲) خلیفہ رابع صاحب نے **مرد حق کی دعا** کے عنوان سے جو نظم لکھی تھی۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ اس نظم میں بعض اشعار اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کا ملہ کیساتھ اُنکے منہ سے نکلوائے تھے۔ جب یہ اشعار کہے گئے تھے تو اس وقت خلیفہ صاحب کو کوئی علم نہیں تھا کہ وہ اس نظم میں کیا کہہ رہے ہیں؟ مثلاً اُنکا ایک شعر ہے۔

یہ دُعا ہی کا تھا، معجزہ کہ عصا ساحروں کے مقابل بنا اُڑ دیا آج بھی دیکھنا **مرد حق کی دعا** سحر کی ناگنوں کو نگل جائے گی

سید منظور احمد صاحب!! ہمارے بالمقابل علمی گفتگو کیلئے اگر آپ میدان میں نہ آئے تو اس سے دوسری بات یہ ثابت ہو جائے گی کہ خلیفہ رابع صاحب کے مذکورہ شعر میں بیان کردہ مضمون خاکسار مدعی زکی غلام مسیح الزماں کے وجود میں لفظ بلفظ پورا ہو گیا ہے۔

سید منظور احمد صاحب۔ آپ کے **معشوق** اور آپ کی **پُر از غیرت محبت کے محور** جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب نے بمقام لاہور ۱۲ مارچ ۱۹۴۴ء کو احمدی اور غیر احمدی سامعین کو مخاطب کرتے ہوئے اعلان کیا تھا:-

”میں ابھی سترہ اٹھارہ سال کا ہی تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی کہ اِنَّ الَّذِيْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔ **محمود! میں اپنی ذات کی ہی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یقیناً جو تیرے تابع ہوں گے وہ قیامت تک تیرے منکروں پر غالب رہیں گے۔** یہ خدا کا وعدہ ہے جو اُس نے میرے ساتھ کیا۔ میں ایک انسان ہونے کی حیثیت سے بیشک دودن بھی زندہ نہ رہوں مگر یہ وعدہ کبھی غلط نہیں ہو سکتا جو خدا نے میرے ساتھ کیا کہ وہ میرے ذریعہ سے اشاعت اسلام کی ایک مستحکم بنیاد قائم کرے گا اور میرے ماننے والے قیامت تک میرے منکرین پر غالب رہیں گے۔ اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ اسلام مغلوب ہو گیا، اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ میرے ماننے والوں پر میرے انکار

کرنیوالے غالب آگئے تو بیشک تم سمجھ لو کہ میں ایک مفتری تھا۔۔۔“ (میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں بحوالہ انوار العلوم جلد ۱۷ صفحہ ۲۳۳)

(۳) سید منظور احمد صاحب۔ جناب خلیفہ ثانی صاحب سے قادیانی جماعت کی محبت اور آپ کی بھی اُن سے پُر از غیرت محبت اور آپ کا اُن سے عشق آپ سے یہ تقاضا کرتا ہے کہ آپ خلیفہ ثانی کے مذکورہ بالا اعلان کی لاج رکھتے ہوئے اور اُسے مفتری علی اللہ ہونے سے بچانے کیلئے میدان میں نکلیں۔ یہ آپ سب کی ذمہ داری ہے اور اگر آپ اور آپ کی جماعت احمدیہ قادیان خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کو سچا ثابت کرنے کیلئے میدان میں نہیں نکلتے تو پھر اس سے کیا یہ بات روز روشن کی طرح ثابت نہیں ہو جائے گا کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب قطعی طور پر ایک مفتری علی اللہ تھے۔۔۔ نہ کہ کوئی مصلح موعود یا کوئی خلیفہ مسیح۔

باہمی علمی گفتگو (debate) کا فائدہ۔ سید منظور احمد صاحب۔ مجوزہ بالا علمی گفتگو کا ہم دونوں جماعتوں (جماعت احمدیہ اصلاح پسند اور جماعت احمدیہ قادیان) کو فائدہ ہوگا۔ وہ اس طرح کہ جو جماعت حق پر ہے اُس کا حق پر ثابت ہونا تو ایک لازمی امر ہے اور یہ اُس کیلئے نفع ہوگا۔ اس کیساتھ ساتھ جو جماعت غلطی خوردہ ہوگی۔ اُس کو بھی یہ فائدہ ہوگا کہ اُس پر اُسکی غلطی ظاہر ہو جائے گی۔ غلطی ظاہر ہونے پر اُس جماعت کو بھی اللہ تعالیٰ سے معافی مانگنے اور حق کو قبول کر کے الہی رضا پانے کا موقع ملے گا۔ دنیا کی شرمندگیوں اور لعنتوں سے نہیں ڈرنا چاہیے کیونکہ یہ دُھوئیں کی طرح غائب ہو جاتی ہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی لعنت سے ڈرنا چاہیے جو جس پر نازل ہوتی ہے تو پھر اُس کا دونوں جہانوں میں ستیاناس کر دیتی ہے۔ اُمید ہے باہمی علمی گفتگو (debate) کے فائدہ کا آپ کو علم ہو گیا ہوگا۔ اور اب آپ اور آپ کی جماعت میدان سے بھاگو گے نہیں۔۔۔

آپ اور آپ کی جماعت میدان سے بھاگو گے نہیں۔۔۔ آزمائش کیلئے کوئی نہ آیا ہر چند ہر مخالف کو مقابل پہ بلا یا ہم نے

میں ہوں مردِ حق حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی دعا کا نتیجہ

خاکسار

عبدالغفار جنبہ۔ کیل، جرمنی

موعود کی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پانزدہم)

مورخہ ۳۰ جون ۲۰۱۵ء

Postfach 6545, 24126 Kiel, Germany

www.alghulam.com

☆☆☆☆☆☆

